ہیر

سمندر کے کنارے مچھیروں کی بستی میں ایک چھوٹی سی لڑکی رہا کرتی تھی ۔اُس کا نام ہیر تھا۔لڑکی کو کہانیوں کا بہت شوق تھا۔اُس کی نانی اُسے روز کہانیاں سنایا کرتی تھیں مگر اُن کے انتقال کے بعد ہیر نے کوئی کہانی نہیں سنی ۔اُسے پڑھنا بھی نہیں آتا تھا جو خود پڑھ لیتی۔ اس بات کا اُس کو غم رہتا تھا۔
ایک رات بادل کی گرج نے ہیر کو سوتے سے جگادیا ۔اُس نے اپنی کھڑکی سے آسمان کی طرف دیکھا تو ایسا لگا جیسے خوف ناک کالے بادلوں نے چاند اور تاروں کو نگل لیا ہے۔نیچے سمندر مارے غصے کے جھاگ اُچھال رہا تھا ۔تیز طوفانی ہوا چل رہی تھی۔مگر ہیر گھبرائی نہیں کیونکہ وہ بہت سے طوفان دیکھ چکی تھی۔
جیسے جیسے سورج کے طلوع ہونے کا وقت قریب آیا طوفان کا غصہ ٹھنڈا ہونے لگا ۔ہیر دروازہ کھول کر باہر نکلی تو ساحل پر اس نے عجیب سماں دیکھا۔ رات سمندر کی لہروں نے سینکڑوں مچھلیوں کو ساحل پر پھینک دیا تھا ۔ چاندی جیسی مچھلیوں پر سورج کی کرنیں دھنک کے رنگ بنا رہی تھیں۔مگر اس خوبصورت منظر میں دکھ گھلا ہوا تھا۔ بہت سی مچھلیاں آخری سانس لے چکی تھیں ۔کئی مچھلیاں ریت پر پڑی تڑپ رہی تھیں ۔ ہیر دوڑ کر مچھلیوں کے پاس گئی اور تڑپتی ہوئی مچھلیوں کو واپس سمندر میں پھینکنے لگی۔ سمندر کچھ پیچھے ہٹ گیا تھا۔ہیر دوڑ دوڑ کرزندہ مچھلیوں کو ان کے وطن پہنچا رہی تھی۔ تین چار گھنٹوں کے بعد ہیر گھر چلی آئی۔ وہ بہت تھک گئی تھی۔ بستر پر لیٹی تو فوراً آنکھ لگ گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ بہت سی مچھلیاں سمندر سے تیرتی ہوئی اس کے پاس آرہی ہیں۔ کوئی اس کی گود میں چڑھ رہی ہے تو کوئی اس کے کندھے پر۔ دو چار اُس کے سر پر پہنچ گئیں اور ان کی دُموں کی حرکت سے اس کے کانوں میں گدگدی ہونے لگی۔ مچھلیاں اس کو پیار کررہی تھیں اور کچھ کہہ بھی رہی تھیں: ''پیاری ہیر تم نے ہماری جان بچائی۔ ہم نے تمھیں ایک تحفہ بھیجا ہے جو تمھیں ساحل پر ملےگا''
ہیر کی آنکھ کھل گئی اور وہ کچھ گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔ مگر پھر ساحل کی طرف دوڑی۔ اُس نے دیکھا کہ سمندر نے اپنی لہروں کو بھیج کرمچھلیوں کو واپس بلا لیا تھا۔
مچھلیوں کے بغیر ہیر کو ساحل سُونا سُونا سا لگ رہا تھا۔ وہ گھر کی طرف مڑی تھی کہ اس نے دیکھا کہ ریت پر ایک بڑی سی سیپی پڑی چمک رہی ہے۔ ہیر کو خیال آیا کہ ضرور یہ چاندی جیسی سیپی مچھلیوں نے ہی اُس کے لیے بھیجی ہوگی۔ اس نے سن رکھا تھا کہ اس قسم کی سی پی میں سے سمندر کی آواز آتی ہے۔ چنانچہ اس نے سی پی کو کان سے لگایا۔ وہ حیران رہ گئی کیونکہ سی پی میں سے آنے والی آواز اُسے کہانی سنا رہی تھی!

ایک سال تک ہیر سیپی کو ہر وقت ساتھ رکھتی تھی اور اس سے کہانیاں سنا کرتی تھی۔ مگر ایک سال بعد سی پی ایک دن اچانک غائب ہوگئی۔ ہیرخوب روئی مگر سیپی اسے پھر کبھی نہیں ملی۔
ایک دن اسکول میں اس کی ٹیچر جماعت میں چند کہانیوں کی کتابیں لے کر آئیں۔ ان کتابوں میں ہر کہانی کے ساتھ رنگین تصویریں تھیں۔ ہیر غور سے تصویریں دیکھ رہی تھی کہ اس کی ٹیچر ثریا آپا اُس کے پاس آئیں اور مسکرا کر کہنے لگیں ''ہیر ہمارے اسکول میں کہانیوں کی کتابیں الماری میں بھری پڑی ہیں۔ اگر تم پڑھنا سیکھ جاؤ تو تم وہ سب پڑھ سکتی ہو۔''

ثریا آپا کی بات کا ہیر پر گہرا اثر ہوا۔ اسے لگا کہ جیسے وہ سوتے سے جاگ اٹھی ہو۔ 'یہ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا؟ پڑھنا آجائے تو میں دنیا بھر کی کہانیاں پڑھ سکتی ہوں۔ میں ہر وہ چیز معلوم بھی کرسکتی ہوں جو میں جاننا چاہتی ہوں!'
اس دن کےبعد سے ہیر خوب محنت سے پڑھنا سیکھنے لگی اور بہت جلدکہانیوں کی کتابیں خود پڑھنے کے قابل ہوگئی۔ کچھ ہی عرصے میں وہ اپنی جماعت میں سب سے آگے تھی، اور پھر پورے اسکول میں۔ اسے آگے پڑھنے کا وظیفہ بھی دیا گیا۔
ہیر جب بڑی ہوئی تو وہ بہت اچھے اسکول اور کالج سے پڑھ چکی تھی۔آج کل وہ کہانیاں لکھ رہی ہے۔ اُس کی کہانیوں نے بہت شہرت پائی۔ ممکن ہے کہ آپ نے بھی پڑھی ہوں۔
یہ سب پڑھنے کاکمال تھا۔

آمنہ اظفر